تھے۔ مولانا مسعود اظہر کو اس وقت انڈیا میں پابند سلاسل کیا گیا تھا جب وہ باقاعدہ قانونی طور پر صحافی کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لے گئے تھے۔ ان پر بھارتی جیلوں میں جو بے پناہ مظالم ڈھائے گئے اور انکے ساتھ جو انسانیت سوز سلوک روا رکھا گیا۔ وہ ناقابل بیان ہے مگر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا کیا کہنا اور بالآخر کفر و شرک اور جبر و ظلم کے خلاف بر سر پیکا مجاہدین اور عام مسلمانوں کی گریہ وزاری آہ و بکا نالہائے سحری اور رب العالمین کے حضور گڑگڑا کر دعائیں بار آور ثابت ہوئیں۔ اور اب ایک نئے ولولے اور تازہ دم جذبے کے ساتھ دوبارہ میدان میں اترے ہیں لیکن اس حساس موقع پر ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ تمام مجاہد تنظیمیں متحد ہو کر اس گھٹیا اور شیطان صفت دشمن کے مقابلہ میں صف آراء ہو جائیں اور اگر انفرادی طور پر تنہا پرواز کے ذریعہ تحریک کی کوشش کی گئی تو یہ پوری امت اور بالخصوص پاکستانی قوم کے لئے عظیم المیہ ہوگا۔

....

دو عظیم شخصیات کی دارالعلوم قدوم میمنت لزوم

امسال ماہ شوال جو کہ دینی مدارس کے تعلیمی سال کے اختتام کا مہینہ ہے دارالعلوم حقانیہ کے لئے اس لحاظ سے اہم رہا کہ عالم اسلام کے دو بطل جلیل اور عظیم زعمأ یہاں تشریف لائے۔ اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے دارالعلوم اور طلبہ کو شرفیاب فرمایا۔ ان میں سب سے پہلے تو افغان سپریم کونسل کے سربراہ ملا محمد ربانی صاحب تھے، تحریک طالبان کے تمام اہم اور سرکردہ رہنماؤں اور کابینہ کے غیر معمولی وفد کے دارالعلوم وارد ہوئے۔ چونکہ ان کی آمد کی پہلے سے کوئی اطلاع اور خبر نہیں تھی۔ اور نہ ہی ان کی پاکستان آمد کے موقع پر پروٹوکول میں دارالعلوم تشریف آوری کا ذکر تھا۔ اس لئے آپ کی اچانک آمد انتہائی غیر متوقع تھی۔ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ پردۂ غیب سے انکی آمد کا سامان مہیا کر دیا کیونکہ موسم کی خرابی کی وجہ سے آپ پشاور سے بذریعہ ہیلی کاپٹر اسلام آباد نہ جاسکے۔ اور یوں فضائی راستے کی بجائے بذریعہ کار آپ کے لئے اسلام آباد جانے کا پروگرام بنایا گیا۔ پشاور میں آپ نے افغان کمانڈروں کے ذریعہ دارالعلوم کو اپنی آمد کی اطلاع دی۔